



پہلا آزاد لائبریری



مسٹر یونیورسٹی علی گڑھ

ڈاکٹر ارم بابوسکینہ، کھکشن

عطیہ: مسز نذیر بیکسینہ

U34533

Title - Deewan Harkat Mohani (Part-2)

Creator - Sayyed Fazalul Hasan Harkat Mohani

Subject - Urdu Shajari - Kulliyat-0 - Darul Uloom

Publisher - Al-Nazim Press (Lucknow)

Publ. Date - 1918

Pages - 12

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیوان حسرت موہانی

حصہ دہم

جس حسرت موہانی کی وہ گل غزلیں درج ہیں جو

مقام بیروا سنٹرل جیل تکمیل حصہ نم کے

بعد از مارچ ۱۹۲۲ء تک

لکھی گئیں

مترتبہ

سیرتِ حسرت موہانی

جسکو اسحاق علی علوی نے اپنے

الناظر پریس واقع لکھنؤ میں چھپا یا

اور سیرتِ حسرت موہانی نے کانپور شائع کیا

۱۹۲۲ء

قیمت فی جلد ۱۰/-

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تقدیم اول ۱۲۵۰ جلد

بسم الله الرحمن الرحيم

«هدیه شوق»

(سلسله حصه نهم)

از فتنه سرت موهانی

(۱) به ارباب علم و فن یعنی

| | | |
|--|------------------------------|--|
| مولانا مولوی کفایت الله دهلوی | مولوی منظر الدین شیر کوٹی | مولوی محمد عثمانیہ الله لکھنوی فرنگی علی |
| مولانا مولوی احمد سعید دہلوی | شیخ عبدالقادر پیر شریلا پوری | مولوی صفت الله شہید لکھنوی فرنگی علی |
| مولانا مولوی عبدالحکیم صدیقی بیچ آبادی | میر غلام بھیک نیرنگ انبالوی | مولوی محمد شفیع لکھنوی فرنگی علی |

(۲) بہ مجاہدان سیاسی مخصوص یعنی

| | | |
|------------------------------|------------------------------|--|
| مسٹر سی آر واس متوطن کلکتہ | مولوی بشیر الدین اڈیشہ پورہ | چودھری عبدالغنی ایڈیشہ پورہ |
| خواجہ عبدالحمید علی گڑھی | مولوی محبوب عالم ایڈیشہ پورہ | سید واکر علی اکبر آبادی فارم خلافت علی |
| تصدق احمد خان شروانی علیگڑھی | ملاوادی دہلوی ایڈیشہ پورہ | مولوی عزیز الرحمن دہلوی |

و بہ عزیزان وطن یعنی

| | | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|------------------------------|
| مولوی نسیم الحسن موہانی | مولوی سید سعید الدین موہانی | مولوی سید علی حسن موہانی | مولوی سید نظام الحسن موہانی | مولوی سید عبداللہ موہانی |
| مولوی سید حسین الحسن موہانی | مولوی سید سعید الحسن موہانی | مولوی سلیم الحسن موہانی | مولوی سید شاد الحسن موہانی | مولوی سید عبدالودود موہانی |
| مولوی سید فیض الحسن موہانی | مولوی سید عبدالحی موہانی | مولوی صفات الحسن موہانی | مولوی سید عظیم الدین موہانی | مولوی سید عبدالرشید موہانی |
| مولوی سید عزیز الحسن موہانی | مولوی سید محمد احمد موہانی | مولوی سید عثمان احمد موہانی | مولوی سید صفات احمد موہانی | مولوی سید محمد صالح موہانی |
| مولوی سید علی الحسن موہانی | مولوی سید محمد شہباز موہانی | مولوی سید بشیر احمد موہانی | مولوی سید عرفان احمد موہانی | مولوی سید رفیع الحسن موہانی |
| مولوی سید احمد ہدی موہانی | مولوی سید حمید احمد موہانی | مولوی سید حسین الحسن موہانی | مولوی سید سلمان احمد موہانی | مولوی سید محمود الحسن موہانی |
| مولوی سید عزیز الدین موہانی | مولوی سید عظیم الحسن موہانی | مولوی سید نجم الحسن موہانی | مولوی سید اختر حسن موہانی | مولوی سید علی حسین موہانی |
| مولوی سید ظفر ہدی موہانی | مولوی سید معین الدین موہانی | مولوی سید عثمانیہ موہانی | مولوی سید یوسف حسن موہانی | مولوی سید عبدالکلام موہانی |

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۳۵۳ ۳

روایف «الف»

دعائیں ذکر کریں ہو دعا کا
طلب بیری بہت کچھ ہے اگر کیا
کہاں تک ناز اٹھائے آخر آئین
نہیں معلوم کیا اے شاہ خوبان
بجائے اسمِ اعظم آپ کا نام
غضب کا سانس ہے عاشقوں کے
نثار اُن پر ہوئے اچھے سے ہم
گنہگار و چلو عفو الہی
تری محفل میں اہل دل کو جلوہ
اُٹھایا ہے مزا دل نے بہت کچھ

«غزوی کلک»

کہ یہ شیوہ نہیں اہل رضا کا
کرم تیرا ہے اک دریا عطا کا
ہوس تیرے مزاج خود سنا کا
تجھے کچھ حال اپنے مبتلا کا
وظیفہ ہے مرا صبح و صا کا
دیار حق میں افواج بلا کا
تقاضا تھا یہی خوشے وفا کا
بہت مشتاق ہے عرضِ خطا کا
نظر آجباں گاشانِ خدا کا
محبت کے غم راحت فزا کا

جنا کو بھی وفا سمجھو کہ حسرت

تھیں حق اُس نے کیا چون و چرا کا

۵۱ غزوی کلک

«شکرت»

کچھ خوفِ خدا کا ہے نہ در خلقِ خدا کا
خوشبو ترے لبوں کی لالی ہو کہاں سے
طولِ شبِ بھراں میں پریشانی دل پر
خطرہ بھی ترے خوشے ہے اسیدِ کرم کو
آ کر ترے دربار میں سب ہو گئے کیا
نگلا نہ کرو خود بچے تعذیر کہ لپکا
ہیں اُنکے رضا کار تیری لوث طلب سے

۲۵-۲۶ غزوی کلک

کیا آئے خیال اُنکو شہیدانِ وفا کا
تجھ تک نہ ہوا کھتا جو گدرا با و صبا کا
طرہ ہو خیال اور بھی اُس لطفِ دانا کا
عالم ہے شبِ وصلِ عجبِ بیم ورجا کا
جھگڑا نہ رہا مرتبہ شاہ و گدا کا
بڑجائے گا عصیانِ محبت کو سزا کا
کوئی بھی جو ہو اُن میں گنہگار دعا کا

| | |
|--|--|
| اس راہ میں کچھ کام نہیں رہا ہمارا | آسان ہو شکل بھی ترے شوق کی فخر |
| ۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء | سرسے اُنھیں مطلوب تو وہ شوقِ حشر اس امر میں کچھ دخل نہیں چون دجرا کا |
| تسے یوں بھی ہیں طلب نہ کیا شوق نے انتظارِ شب نہ کیا گرو بادِ عجب نہ کیا کب کیا بخودی میں کب نہ کیا سُنے ہے بھی کچھ عجب نہ کیا سینہ با سینہ لب بہ لب نہ کیا | جرم کو دید کا سبب نہ کیا پابوسی کی دھن میں صل کے دن شکر غم نے کبھی ہیں صد شکر ہنے کیا جانے اُسکو سجدہ شوق رحم آیا اُنھیں بھی آخر کار تو نے خم سے ہیں کبھی ساتی |
| ۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء | شکوہ سچ الم ہوئے حشر ستم یار کا ادب نہ کیا |
| ہمتِ عذر خواہ نے آج کمال کر دیا آہ وہ زندگی جسے غم نے وبال کر دیا یا یوہن از رہ جفا حکمِ قتال کر دیا جس نے کہ عشق و حسن کو اپنی مثال کر دیا شوق نے جب خبر ہوئی قتال کو خال کر دیا اور اُنھیں کیا خیال ہے بے خیال کر دیا | قدوسِ اُنکے رکھ کے سرِ رفعِ طلال کر دیا دوہم انکی بزم سے جیتے رہے تو کیا رہے منجِ اہل شوق کا عذر بھی تم نے کچھ سنا چاہو اگر تو دیکھ لو حق کو اُنھیں میں سنو دل سے کبھی جو سر ہوئی آہ وہ پرا فر ہوئی کتنے کھیلے ہوئے آپ سے ہاریم گئے |
| ۱۲ مئی ۱۹۲۵ء | حسنِ عشقِ دہری آئے گئے نہ پا کے خوارِ حشر جنہ کہ ہم نے سب نثارِ مال و منال کر دیا |
| ہمتِ عاشقاں سے کچھ نہ ہوا کوششِ مرزاں سے کچھ نہ ہوا | شکوہ اُس لستاں سے کچھ نہ ہوا بارشِ لطف و رحم حق کے بغیر |

| | | |
|--|---|----------------|
| مارڈالا شکستہ حالوں کو عاشقی میں پئے حصول مراد نہ گرم غیر پر نہ ہم پرستم لو وہ دامن چھڑکے جل بھی دیکھے عشتی نے کی گداز دل کی سبیل تم جو اپنے شریک حال رہے | یہ تو اُس جانِ جاں سے کچھ نہ ہوا دانش کارِ دان سے کچھ نہ ہوا اُس تغافل نشان سے کچھ نہ ہوا عاشقِ ناتواں سے کچھ نہ ہوا جب غم و وجہاں سے کچھ نہ ہوا گردشِ آسماں سے کچھ نہ ہوا | |
| سلطانِ لاخارِ بیتی | انگوچی بھر کے دیکھ بھی نہ سکا حسرتِ بدگماں سے کچھ نہ ہوا | ۲۵ جون ۱۳۲۲ء |
| رولیف "ب" | | |
| پہاں شدتِ دو گوشتِ خوب پیشت چہ شود گرم شمارند ماگام زین صراطِ عشقِ نیم یا بخیر بران ہوشیاریم سنت کش دیگران خواہش بوسیدہ کفِ تو گشتِ لرزاں | اسے روئے تو بے نقابِ محبوب در زمرہٴ سبندگانِ محبوب دور از روئے ضالین و مضنوب سجائے الکائنِ مجنوب آئرا کہ بتوشدہ است منوب از من ہوائے شوقِ مکتوب | |
| معارف، انگلہ | حسرت بہ غزلِ چو شمس تبریز باشد سخنِ تو فخرِ دمرغوب | ۱۲ فروری ۱۳۲۲ء |
| رولیف "ت" | | |
| کیا کیا ہوئی انکے غمِ رسوا سے ذات جلائی نظرِ سوزِ ترا سب کو خیر ہے ہر شے کی ہے دنیا کے تمنائیں گرانی | رکھنے جو گئے سر پہ مرے تاجِ کرامت دیکھوں تری جانب کو مری آئے جو شامت ہاں ایک جو ازراں ہو تو کالائے ملکات | |

| | | |
|--|--|--|
| <p>کوشش تو بہت کی مگر اُس شاہ ادیب سے کفر محنت کا یہی خال تو شاید بجھلو بھی خبر کچھ ہے کہ اسے قنہ وصال</p> | <p>دل کو نہ ملی صورت تمکین کی نظامت پڑھ جائیگی سب سے حکمائے کی صفات کیا کیا ترسے قامت نے بیا کی ہر قیامت</p> | |
| <p>بیتجہ دہلی</p> | <p>حسرت ہی پر موف نہیں کوئے بہاں ہے ایمانہ سکا کوئی بھی ایمان سلامت</p> | <p>۱۱ جولائی ۱۳۲۵ء</p> |
| <p>لطف تو گراخت پارا نیست نازم چو لبش حق حسن گوید از درو و الم کجاست چیزے اسے باوہ ناب عشق بوئے پیوستہ پیام سوز جاں را نوعے ز کمال عشق بیروں را</p> | <p>سرما یہ اعتبارِ مانیست آں کیست کہ جاں نثارِ مانیست کا ندول و جان زارِ مانیست خبر ہوئے تو خوشگوارِ مانیست از کیت اگر زیارِ مانیست از حیطہ اقتدارِ مانیست</p> | <p>حسرت بدست رسیدہ نازد کایں شان سلامت کا مانیست</p> |
| <p>۱۱ جولائی ۱۳۲۵ء</p> | <p>۱۱ جولائی ۱۳۲۵ء</p> | <p>۱۱ جولائی ۱۳۲۵ء</p> |
| <p>رویف دہلی</p> | | |
| <p>السلام اسے شیر شیر وندیر آرزو ہے کہ نام پاکِ حضور بہ طفیلِ صغیر ذرہ عشق نہیہ کیونکر کیا دلوں کا شکار اب نہیں حسن کو لگاؤ سے لاگ کو چیرے یاد میں ہیں سب یکساں نالہ دل میں تھا غضب کا اثر</p> | <p>داعی و شاہد و سراجِ منیر کاش و روزباں ہو وقتِ اخیر محسارے ہوئے گناہ کبیر ہے بظاہر کمان پاس نہ تیر گر گئی کام شوق کی تاثیر بادشاہ و گدا امیر و فقیر ہیں گئی جس سے عرش کی تیر</p> | <p>۲۵ جنوری ۱۳۲۵ء</p> |

| | |
|--|--|
| دل عاشق ہے سوز جان کا لاکھا | جان عاشق ہو درد دل کی آبر |
| روشن کر اب وہ من کیجے حسرت | بن چکی تم سے وصل کی تدبیر |
| ۱۲ جون ۱۳۲۷ء | ۱۲ جون ۱۳۲۷ء |
| روایف و دریا | |
| <p>ہم کہیں تاکھا حدیث نیاز عشق طاعت گزار ہو کہ نہ ہو رو گئے ذات حق میں ہو کے فنا دولت آرزو سے مالا مال خون دل سے وضو کرتے کہیں ہند و ایراں ہیں خاص شکر عشق</p> | <p>جب سننے بھی کہیں وہ دلیرنا حسن ہر حال میں ہے بندہ نوا اب نہ ہم ہیں نہ دل نہ سوز نیاز دل عاشق ہے اک دفعہ راز بن چڑھے عاشقوں کی جا کے نا ماورائے عراق و شام و تہجان</p> |
| دیکھیے دل پہ کیا ہے حسرت | عشوہ گر حسن عشق ہے جان نیاز |
| ۱۱ جولائی ۱۳۲۷ء | ۱۱ جولائی ۱۳۲۷ء |
| روایف و دل | |
| <p>اے ساقی بہا ترغافل کہاں تک کام آئیگا نہ اُنکا تو صل کہاں تک تقدیر نوحہ خوان بنو نہ کہاں تک انکو پرہنگی یا و سب لاکل کہاں تک</p> | <p>بے فکر گل رہے دل بلبل کہاں تک ہم سے گناہگار بھی جن میں جائیگے تدبیر نغمہ سنج ترقی سے غافل اے دل کر اختصار کہیں داستان عشق</p> |
| آخر مزید رنج شمس و حسن زہر | حسرت خیال برق و بھل کہاں تک |
| ۱۱ جولائی ۱۳۲۷ء | ۱۱ جولائی ۱۳۲۷ء |
| روایف و دل | |
| حسن کے ہم ملاک دید بھی ہیں | یعنی شاہد بھی ہیں شہید بھی ہیں |
| ۱۱ جولائی ۱۳۲۷ء | ۱۱ جولائی ۱۳۲۷ء |

| | |
|---|---|
| خانہ زاد چٹائے مخمض دوست باوجود عسلا لٹک کشت ہوش گم کردہ سبیل رشاد | طالب شنت مزید بھی ہیں عصہ فوسید کے وحید بھی ہیں عقل کے پرورشید بھی ہیں |
| دعاظرہ لکھنؤ | کامیاب مراد غم حسرت شادی شوق کے مرید بھی ہیں |
| ۲۸ جنوری ۱۳۲۸ء | |
| حال کیا اُن سے بار بار کہیں دکے زخموں کا جب حباب ہو مرے ہیں اسی لئے کہ ہیں مائیہ عیش بھی ہے غم کی خلش شاہِ خواباں کہ درِ دہزن ل تا کجا یادِ یار سے شبِ غم روئے جانوں کے عاشق کو کون اُنکی آنکھیں اگر کہیں تو غضب | یہ سنیں گے وہ ہم ہزار کہیں کیا کہیں گرنہ ہیشمار کہیں شاید اپنا وہ جاں نثار کہیں اب اُسے گل کہیں کہ خاک کہیں کیا تجھے اے نقابدار کہیں تھنہ درو انتظار کہیں لوگ دیوانہ بہار کہیں دل کا افسانہ دشکار کہیں |
| ۳۱ جنوری ۱۳۲۸ء | |
| علی گڑھ سیکڑین، علی گڑھ | نامرادی مراد ہے حسرت جب تھیں خود وہ خامکار کہیں |
| ۱۴ جولائی ۱۳۲۸ء | |
| مجھ کو دنیا سے خوف کی نہیں معتب میں دیارِ عشق میں سب منکسرِ شوق ہے تودا عطرِ شہر سرِ سر پہ مری کتابِ سیاہ | میں کہ پاسبانِ عمر و زین نہیں کچھ ہیاں نیک و بد کی قیدیں لاکھ عابد بنے غمید نہیں کوئی گوشہ کہیں سفید نہیں |
| ۱۱ اگست ۱۳۲۸ء | |
| علی گڑھ سیکڑین، علی گڑھ | دیر صیاد کے سوا حسرت اور کچھ آرزوئے صید نہیں |
| ۲۳ مئی ۱۳۲۸ء | |

سالہ آرزو زبان میں اس غزل کا تعلق بارہ مفتوح کے ساتھ بھی صحیح سمجھا جاتا ہے۔ لہذا اگر کسی اور غزل کے ساتھ ترکیب فارسی مرکب نہ تو مرقم کے نزدیک اُس کا قافیہ کیسے سا جھ جانو ہے۔

| | | |
|--|---|---|
| <p>کچھ کہتے نہیں بانوں دبانے میں لگے ہیں محروم تھے دل سے بھلانے میں لگے ہیں اسے دل جو ترے آئینہ خانے میں لگے ہیں برکتے نہیں زلف بنانے میں لگے ہیں اٹھی ہے گھٹا دھرم مجانے میں لگے ہیں کچھ اور بھی خنجر سے چھٹانے میں لگے ہیں</p> | <p>۲۰ راج سنگھ</p> | <p>ہم حالِ انھیں میں لکھنا نہیں لگے ہیں لاکھوں ہیں تیری دید کے شقائق مگر ہم اور ایسے کہاں حیرت و حسرت کے دفعے کنا ہو انھیں یہ کہ نہ ہم ہو گئے مخاطب کچھ ہوش سرو پا کا نہیں زندہ خرابات قاتل ترے دامن پہ مرے خون کے دھتے</p> |
| <p>۱۱ جولائی ۱۳۲۷ء</p> | <p>ہر دم ہے یہ ڈر بھرنہ بگڑ جائیں وہ حسرت پہروں جنھیں رو رو کے ہنسانے میں لگے ہیں</p> | <p>ٹالیکر لاہور</p> |
| <p>روایف "می"،</p> | | |
| <p>عاشقوں کی کہیں نظر نہ لگے انکے قدموں سے جھک کے سر نہ لگے بے نشان ہو کے بھی اگر نہ لگے مرثیوں جم تھیں خبر نہ لگے آپ کی خاک رہ گزرنہ لگے کہ اُسے تیری ضد سے ڈرنہ لگے</p> | <p>۱۱ جنوری ۱۳۲۷ء</p> | <p>آنکھ بیری بھی تا سحر نہ لگے وہ بھی کورنش ہے کوئی جھکے لگے دیکھیں دل کیا کرے پتا اُن کا یہ بھی ہے ماننے کی بات کوئی کو رہے چشمِ جاں کو ہاتھ اگر ہمت اتنی دلی ہو س میں کہاں</p> |
| <p>۱۱ جولائی ۱۳۲۷ء</p> | <p>شجرِ شوق ہے ترا وہ شجر جس میں حسرت کبھی ثمر نہ لگے</p> | <p>لازمی لاہور</p> |
| <p>امیدوار وعدہ بے تکلیف ہم رہے ہر عہد میں معاونِ تحریک ہم رہے دربابِ ملک منکرنِ ملک ہم رہے اچھا ہوا کہ دشمنِ تشکیک ہم رہے</p> | <p>۱۱ جنوری ۱۳۲۷ء</p> | <p>ہر دم رضا ہے بارے نزدیک ہم رہے تحریکِ حریت کو جو پایا قرین حق خلقِ خدا کو مان کے شرکت کا سختی دشوار تھا بغیرِ یقین روح کا سکون</p> |

| | | |
|---|--|--|
| ۶۔ ۲۲ جنوری ۱۹۲۲ء | ہر حال ہر خیال میں ہر اعتبار سے حسرت مطیع عشق رہے ٹھیک ہم رہے | وہ الفاظ لکھو |
| ہم سے کیا دیکھا کہ تم پاس چلا کر گئے میری بیباک عرض مڑھا کرنے لگے ہم لب حسرت سے شور مچا کرنے لگے حسنِ خلنِ یار کی مدح و ثنا کرنے لگے بات مطلب کی اشاروں میں ادا کرنے لگے آپ ناحق اپنے دلوں بد مزا کرنے لگے | ۱۱۔ ۲۲ جنوری ۱۹۲۲ء | آہستہ آہستہ نظر نا آشنا کرنے لگے رشتہ آیا ہو مجھے کیا کیا جبا ئے روپ و حلقہ اغیار میں بھی پائے اُنکو گرم لطف اور تو کچھ بھی نہ ہم سے اسکے آگے بن پڑا دلربائی کا بھی کچھ کچھ ڈھبائیں نے لگا کون کہتا ہے کہ ہم میں مائل ترک و وفا |
| ۱۱۔ جولائی ۱۹۲۲ء | بھول کر حکمِ خدا یا دستاں رہنے لگی کیا تھیں کرنا تھا حسرت آہ کیا کرنے لگی | دو مینار ۱۱ اجور |
| ابھی اور بھی وہیں ہم کوئی دن مقام کرتے جو وہ خنجرِ جفا سے مجھے خود تمام کرتے کہ مزارِ عاشقاں تک وہ بھی حرام کرتے وہ بھلا سلام لیتے وہ بھلا کلام کرتے کہ تمہیں اگر نہ پائے سفرِ دوام کرتے غللِ اُسپر، کوئی کہتا نہ کبھی عوام کرتے | ۱۲۔ ۱۳۔ ۲۲ جنوری ۱۹۲۲ء | ترے در کی خاک ہو کر وہاں میں نام کرتے بہ کمال ہر فرازی میں شہیدِ ناز ہوتا نہ کسی نے یہ بچھا یا نہ خود اُسکے جی میں آیا مجھے دیکھتے ہی بولے کہ یہ کون ہے اویس جو ہیں کیا بھلا تھکا لی رہو شوق کی دریا جسے کہتے ہیں ہمسا اکلِ اصولِ خود کشی تھا |
| ۲۰۔ فروری ۱۹۲۲ء | خلو جان دے کے حسرت ہوئی خوب غم سے محروم وہ کبھی نہ تم سے ملتے یہ نہیں صبحِ شام کرتے | دشوک ۱۱ بی |
| بہت حیر دنیا کے فانی کی دیکھی ہمارا آپنے گلِ فشانہ کی دیکھی کہ تصویرِ حسنِ جوانی کی دیکھی | ۱۴۔ ۲۲ جنوری ۱۹۲۲ء | نہ صورت کہیں شادمانی کی دیکھی میری چشمِ خونبار میں خوب رہ کر تمہانے اُس روئے زیبا کو دیکھا |

| | | |
|--|--|-----------------------|
| عجب شوق سے دستِ ساقی میں پیئے زہے رعبِ حُسن اُنکے دہر کسی نے نہ تمسا خوش اخلاق پایا نہ ہم نے | صداچی مئے ارغوانی کی دیکھی ضرورت نہ کچھ پاسباتی کی دیکھی کہیں شان یہ دل ستانی کی دیکھی | |
| و سیاست کا مور | بچھے کر کے مایوس ہوئے وہ حسرت نُسرَت غم جاودانی کی دیکھی | ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۶ء |
| دردِ دل کی انھیں خبر ہوئی کوششیں ہنسنے کیں نہ راگر کر چکے تھکے بے گناہ شہید نارِ سا آہ عاشقاں وہ کہاں آئی ٹھہرنے کو اپنی شمعِ حیات شب تھے ہم گرم نالماے فراق | کوئی تدبیر کا رگرنہ ہوئی عشق میں ایک معتبر نہ ہوئی آپ کی آنکھ بھر بھی تر نہ ہوئی دور اُن سے جو بے اثر نہ ہوئی شبِ غم کی مگر سحر نہ ہوئی صبح اک آہ سر دسرنہ ہوئی | ۸۰ روزِ غم کی گلا |
| محی الدین ظاں مجفی بھوپال | تم سے کیونکر وہ چھپ سکے حسرت نگہِ شوق پر وہ ور نہ ہوئی؟ | ۱۲ مئی ۱۳۵۶ء |
| باقی ہے جو کچھ کچھ خلش درد کبھو کی ارزانی مئے سسکے ترے دور میں ساقی تڑپاتی ہو کیا کیا مجھے یاد آتی جو حیدم مقصد ہی جلانا کبھی اُسکو کبھی مجھ کو الائشِ ظاہر سے بری میں ترے درویش قائم ہے بیک حال مرے دردِ جاگیریں | ابتک یہ مرے دلیں نشانی ہو کسوی ہر دل میں ہوسِ علم ہوئی جامِ و سبوی غیر دلیں پہ نوازش وہ تری نرمی خوئی خاطرِ تجھے منظور ہے میری نہ عدو کی کہتا ہے انھیں کون ضرورت ہو وضو کی قدرت نہ فنا کی ہے نہ قوت ہے منو کی | ۸۱ روزِ غم کی گلا |
| دنگلار سخن "پونہ" | بیزار ہوں میں زخمِ دل زار سے حسرت ابتک اُسے کیوں یعنی تمنا ہے رفو کی | ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۶ء |

ہولی

| | |
|--|---|
| سو پہ رنگ نہ ڈار ماری | نتی کرت ہوں تہاری |
| پنیا بھرن کا جاے نہ دہین | شیام بھڑے پہنکاری |
| تھر تھر کانپت لاجن حسرت | دیکھت ہیں نہ نادی |
| ٹھہری | |
| کھاں چھائے رہے گروہاری | اورن مل سندھ بھول بہاری |
| رُوت و دعوت تلپھت ہلکت | برہ کی رین گئی کٹ ساری |
| جیا جات برکھارت حسرت | دیکھ دیکھ بڑیا کاری |
| ترجمہ قول حضرت شیخ ابوالحسن خج قانی رحمۃ اللہ علیہ | |
| زاہر سفید آب رحمت چکد | د سب اہل دل را محبت چکد |
| سفید ابر پاکان دُنیا بود | چو سب آید اندر ذکر مولا بود |
| ترجمہ مطلق عراقی | |
| نہ کسی سے دشمنی ہے نہ کسی سے آشنائی | دو جہاں سے شے کو موڑا تری یا د کیا لگاؤ |
| مجھے صوم سے ملا کچھ نہ نماز اس آئی | صنما رہے قلندر سوزار من منسا ئی |
| کہ دراز و دور بینم رہہ و رہم پار سائی | |

222
(20224)

DUE DATE

11/15/19
